Question Paper Solution

2023

aglasem.com

مارکنگ اسکیم اردو الیکٹیو

سالانہ امتحان 2023

Marking Scheme: Urdu Elective (003)

Annual Examination 2023

مارچ 2023

صدر ممتحن اور ممتحن کے لیے عام ہدایات:

(General Instructions for Head Examiners and Examiners)

ممتحن کو چاہیے کہ کاپیوں کی اصلاً چیکنگ شروع کرنے سے قبل کاپیوں کی چیکنگ کے لیے رہنمائی کے جو نکات طے کیے گئے ہیں، ان نکات کو خوب سمجھ بوجھ کر ذہن نشین کر لے۔

امتحان کی کاپیوں کی جانچ کے لیے یکسوئی کے ساتھ ساتھ صبر و تحمل کی ضرورت ہوتی ہے۔ سر سری انداز سے کاپیوں کی چیکنگ کر دینا خود ہماری دیانت داری اور خلوص کو مجروح کرتا ہے۔اس طرح کی چیکنگ میں بہت سی ناہمواریاں بھی رہ جاتی ہیں۔ دوران چیکنگ کچھ اساتذہ نرمی کا رخ اختیار کرتے ہیں تو کچھ خاصے سخت ہو جاتے ہیں۔ دونوں ہی صورتوں میں طلبا کے نتائج متاثر ہوتے ہیں۔ چنانچہ اس طرح کی ناہمواریوں سے بچنے کے لیے کافی غور و خوض کے بعد ان نکات کا تعین کیا گیا ہے جس پر عمل درآمد کر کے ہم معیاری انداز سے کاپیوں کی جانچ کر پائیں گے۔

کاپیوں کی چیکنگ کے سلسلے میں رہنمائی کے جو نکات پیش کیے جا رہے ہیں ضروری نہیں کہ طلبا کے جوابات نمونے کی تشریح اور توضیح ہی کے انداز پر ہوں۔ مرکزی خیال والے سوالات کے جوابات میں انداز بدل سکتا ہے لیکن ہمارا خیال ہے کہ نمبروں کی تقسیم پر اس سے کوئی خاص اثر نہیں پڑے گا۔آپ کو ہر حال میں مارکنگ اسکیم کے دائرے میں رہ کر ہی چیکنگ کا عمل انجام دینا ہے

Strictly Confidential

تاکہ ماضی میں ہوتی رہی ناہمواریوں کو دور کیا جاسکے۔امید ہے کہ اس صبر آزما کام کو آپ اپنا فرض سمجھ کر انجام دیں گے۔ ممتحن کا رویہ مشفقانہ ہونا چاہیے۔ قواعد اور املا کی معمولی غلطیوں کو نظر انداز کر دیا جائے تو بہتر ہو گا۔

صدر ممتحن (Head Examiner) اس بات کو ہر طرح سے یقینی بنائیں کہ مارکنگ اسکیم پر سختی سے عمل ہو رہا ہے۔ کچھ اساتذہ مارکنگ اسکیم (Marking Scheme) کو نظر انداز کرتے ہوئے اپنے روایتی انداز سے مارکنگ کرتے ہیں جس سے طلبا کے نتائج متاثر ہوتے ہیں۔اس طرف صدر ممتحن کو خصوصی توجہ دینی ہے۔

(1) سپریم کورٹ کے حالیہ حکم نامہ کے مطابق اب طلبا اپنے جوابات کی کاپیوں کی عکسی کاپی (فوٹو کاپی) مقررہ فیس جمع کرکے سی۔بی۔ایس۔ای۔ سے حاصل کر سکتے ہیں اس لیے صدر ممتحن / ممتحن کو ہدایت دی جاتی ہے کہ کاپیوں کی چیکنگ میں کسی قسم کی کوئی لاپرواہی نہ برتیں اور مارکنگ اسکیم پر سختی سے عمل کریں۔

(2) صدر ممتحن اس بات کا اطمینان کرنے کے لیے کہ کاپیوں کی جانچ مارکنگ اسکیم (Marking Scheme) کے مطابق ہو رہی ہے،وہ ممتحن کی جانچی ہوئی ابتدائی پانچ کاپیوں کا باریک بینی سے جائزہ لے گا۔ یہ اطمینان کرنے کے بعد کہ کاپیوں کی جانچ مارکنگ اسکیم کے مطابق ہو رہی ہے ممتحن کو مزید کاپیاں جانچنے کے لیے دی جائیں گی۔

(3) ممتحن کو کاپیاں جانچ کے لیے صرف اسی وقت دی جائیں جب جانچ کے پہلے دن ممتحن اجتماعی یا انفرادی طور پر مارکنگ اسکیم پر تبادلۂ خیال کر چکے ہوں۔

(4) کاپیوں کی جانچ مارکنگ اسکیم میں دی ہوئی ہدایت کے مطابق ہی کی جائے گی۔ یہ جانچ بھی ممتحن کے اپنے روایتی اندازِ فکر، اپنے تجربے اور کسی دیگر بات کو مد نظر رکھ کر نہیں بلکہ صرف مارکنگ اسکیم کو ذہن میں رکھتے ہوئے کی جائے۔

(5) اگر کسی سوال کے کئی جزو ہیں تو ہر جزو کے نمبر بائیں ہاتھ کے حاشیے میں الگ الگ دیے جائیں اور پھر تمام اجزا میں حاصل نمبروں کو جمع کر کے سوال کے آخر میں حاشیے میں لکھ کر اس کے گرد دائرہ بنا دیا جائے۔

(6) اگر کوئی طالب علم ایسا جواب لکھتا ہے جو مارکنگ اسکیم میں موجود نہیں ہے لیکن وہ جواب صحیح ہے تو صدر ممتحن سے مشورے کے بعد نمبر دیے جائیں۔

(7) اگر کوئی طالب علم دریافت کیے گئے جوابات سے زیادہ یعنی ایکسٹرا جواب لکھتا ہے تو جو جواب زیادہ معیاری ہو اس پر نمبر دیے جائیں اور کم معیاری جواب کو زائد (Extra) تصور کرتے ہوئے کاٹ کر وہاں Extra لکھ دیا جائے۔ اور اگر کوئی طالب علم دریافت کیے گئے جوابات سے زیادہ جواب تحریر کر دیتا ہے اور پھر غلطی سے یا جلد بازی میں انھیں کاٹ دیتا ہے تو ایسی صورت میں زیادہ معیاری جواب کو ہی مطلوبہ جواب تصور کرتے ہوئے نمبر دیے جائیں۔

(8) اگر کوئی طالب علم دیے ہوئے اقتباس یا اس کے کسی حصے کو اپنے جواب کے لیے استعمال کرتا ہے مثلاً اقتباس میں دی ہوئی معلومات کو اپنے مضمون کے لیے استعمال کرتا ہے تو اس کے نمبر نہیں کاٹے جائیں گے سوائے اس کے کہ اس کا جواب پوچھے گئے سوال سے مطابقت نہ رکھتا ہو۔

(9) ممتحن کو سب ہی سیٹ کے سوال ناموں کی مارکنگ اسکیم کا باریک بینی سے مطالعہ کرنا چاہیے تاکہ وہ ہر سیٹ کی مارکنگ اسکیم سے بخوبی واقف ہو سکے۔

(10) ممتحن کو چاہیے کہ ہر کاپی کو کم سے کم پندرہ سے بیس منٹ کا وقت دیتے ہوئے اس طرح چیک کریں کہ روز پچیس (25) کاپیاں چیک کرنے میں کم از کم آٹھ گھنٹے ضرور لگیں۔

(11) ممتحن حضرات اس بات کا خاص خیال رکھیں کہ کاپیوں کی جانچ مارکنگ اسکیم میں بتائی گئی نمبروں کی تقسیم کے مطابق ہی ہو۔

(12) براہِ کرم اگر کسی سوال کا جواب درست ہے تو صد فی صد نمبر دینے سے گریز نہ کریں۔

(13) صدر ممتحن/ ممتحن کو ہدایت دی جاتی ہے کہ اگر کاپیوں کی چیکنگ کے دوران کوئی ایسا جواب سامنے آتا ہے جو بالکل غلط ہے تو اس پر کراس (×) کا نشان لگا دیا جائے اور صفر دیا جائے اور اسے اس طرح ''zero'' لکھا جائے۔

(14) زبان و ادب کی کاپیاں جانچنے والے اکثر افراد یہ خیال کرتے ہیں کہ کسی طالب علم کو صد فی صد نمبر دینا ناممکن ہے۔ یہ خیال روایتی اور رجعت پسندانہ ہے۔ اس عمل سے گریز کیا جانا اشد ضروری ہے۔

Series — ΣHEFG

SET — 4

Code No. 30

مارکنگ اسکیم

اردو ایلکٹیو

مقررہ وقت: 3 گھنٹے　　　　　　کل نمبر: 80

Time Allowed: 3 Hours　　　　　　M.M. 80

سوال نمبر	ممکنہ جوابات / ویلیو پوائنٹ	نمبروں کی تقسیم
	حصہ-الف (50 نمبر)	
1	درج ذیل درسی نثری اقتباسات میں سے کسی ایک کو غور سے پڑھیے اور اس سے متعلق پوچھے گئے سوالات کے جواب دیجیے: 5 x 2 = 10 سائنس دانوں کی مدد سے جب حکومت نے ایک خاصہ بڑا نادار مفلس طبقہ تیار کر لیا تو اپنی کامیابی پر وہ بے حد خوش ہوئے۔ حکومت کے لوگ آرام سے سوتے تھے۔ اور سویرے دو لاکھ پاتے تھے۔ اس خیال نے کہ وہ جب چاہیں کسی کو بھی ایک انجکشن لگا کر اس کی کمائی بند کر سکتے ہیں اور اسے پیسے۔ پیسے کا محتاج کر سکتے ہیں۔ انھیں فرعون بنا دیا۔ تب ہی انھیں پتہ چلا کہ جو انجکشن انھوں نے ایجاد کیا تھا اور جس کے سبب ملک کی آدھی سے زیادہ آبادی راتوں کی نیند کھو چکی تھی اس آبادی کے لوگوں کے خون میں اس دوا نے کچھ ایسے اثرات پیدا کر دیے ہیں کہ اگر وہ کسی کو کاٹ لیں تو وہ انسان تڑپے بغیر ختم ہو جایا کرتا ہے۔ کچھ دنوں بعد ان امیروں کو یہ انکشاف ہوا کہ وہ زہریلے لوگ کھڑکیوں اور روشن دانوں کے راستے خواب گاہوں میں گھستے ہیں اور سوتے ہوئے آدمی کو کاٹ کر چلے جاتے ہیں۔ اس انکشاف نے روز دو لاکھ کمانے والوں کی	

Strictly Confidential

	نیندیں کیسے غائب کیں۔ اور کس طرح وہ سارے کے سارے ارب پتی اس خوف سے پریشان ہو کر کہ رات کو کوئی نادار انھیں کاٹ نہ لے اور وہ سوتے کے سوتے ہی رہ جائیں۔ اپنے ہی ہاتھوں سے اپنے بازوؤں میں شب بیداری کا وہ انجکشن لگانے لگے۔	
	(i) درج بالا اقتباس کس سبق سے لیا گیا ہے اور اس کے مصنف کا نام کیا ہے؟	
	جواب: درج بالا اقتباس ''سکون کی نیند سے لیا گیا ہے اور اس کے مصنف کا نام اقبال مجید ہے۔	2
	(ii) کس خیال نے حکومت کے لوگوں کو فرعون بنا دیا؟	
	جواب: حکومت کے لوگوں کو اس خیال نے فرعون بنا دیا کہ وہ جب چاہیں کسی کو بھی انجکشن لگا کر اس کی کمائی بند کر سکتے ہیں اور اسے پیسے پیسے کا محتاج کر سکتے ہیں۔	2
	(iii) لوگوں کے خون میں دوا سے کیا اثرات پیدا ہو گئے؟	
	جواب: لوگوں کے خون میں دوا نے کچھ ایسے اثرات پیدا کر دیے کہ اگر وہ کسی کو کاٹ لیں تو وہ انسان تڑپے بغیر ختم ہو جائے۔	2
	(iv) ارب پتی خوف سے پریشان ہو کر کیا کرنے لگے؟	
	جواب: ارب پتی اس خوف سے پریشان ہو کر کہ رات کو کوئی نادار انھیں کاٹ نہ لے اور وہ سوتے ہی نہ رہ جائیں، اپنے ہی ہاتھوں سے اپنے بازوؤں میں شب بیداری کا انجکشن لگانے لگے۔	2
	(v) یہ اقتباس اردو ادب کی کس صنف سے تعلق رکھتا ہے؟	
	جواب: یہ اقتباس اردو ادب کی صنف 'افسانہ' سے تعلق رکھتا ہے۔	2
	یا	
	یہ بات کوئی 1954-55 کی ہے جب میں استاذی پروفیسر سید احتشام حسین کی خدمت میں حاضر ہوتا اور اگر وہ تنہا ہوتے تو ایک کتاب بہت غور سے پڑھتے یا اس پر پنسل سے نشان لگاتے رہتے۔ ہم لوگوں کو بڑی جستجو رہتی کہ آخر یہ کون سی کتاب ہے۔ اس کتاب پر ایک	

	موٹا سا چمکدار کور چڑھا رہتا غالباً جو کسی کلینڈر کو کاٹ کر تیار کیا گیا تھا۔ کبھی وہ اتنے منہمک اور مستغرق ہوتے کہ ہماری موجودگی تک کا نوٹس نہ لیتے اس کو پڑھنے میں ان کے چہرے کا رنگ بدلتا رہتا اور اکثر بڑبڑاتے بھی۔ ہمارا محتاط اندازہ یہ تھا کہ یہ یا تو تنقید پر کوئی کتاب ہے یا پھر اسکی شرح یا کنجی ہے۔ مگر ہمارے ایک دوست شوکت عمر کا محتاط اندازہ تھا کہ اس کتاب کا تعلق بارود سازی کی صنعت سے ہے یا پھر اس میں بم بنانے کا نسخہ درج ہے۔ وہ کتاب رفتہ رفتہ سوت کی حیثیت اختیار کرتی جا رہی تھی۔ ایک دن ہم لوگ مئی جون کی گرمی میں پہنچے تو دیکھا قبلہ تو بے خبر انٹا غفیل ہیں اور سرہانے میر کی وہی سوت نما کتاب دھری ہے۔ ہم لوگوں نے آپس میں آنکھوں ہی آنکھوں میں ایک دوسرے کو اشارے کیے خاموشی سے کتاب اٹھائی اور غائب ہو گئے۔	
	(i) درج بالا اقتباس کس سبق سے لیا گیا ہے اور اس کے مصنف کا نام کیا ہے؟	
	جواب: درج بالا اقتباس "کلیم الدین احمد" سے لیا گیا ہے اور اس کے مصنف کا نام احمد جمال پاشا ہے۔	2
	(ii) یہ اقتباس اردو ادب کی کس صنف سے تعلق رکھتا ہے؟	
	جواب: یہ اقتباس اردو ادب کی صنف "خاکہ" سے تعلق رکھتا ہے۔	2
	(iii) استاد کا نام کیا ہے؟ تنہائی میں وہ کیا کرتے رہتے تھے؟	
	جواب: استاد کا نام 'سید احتشام حسین' ہے۔ تنہائی میں وہ کتاب پڑھتے اور اس پر پنسل سے نشان لگایا کرتے۔	2
	(iv) منہمک کے کیا معنی ہیں؟	
	جواب: منہمک کے معنی 'مشغول' کے ہیں۔	2
	(v) شوکت عمر کا اندازہ کیا تھا؟	
	جواب: شوکت عمر کا اندازہ تھا کہ اس کا تعلق بارود سازی کی صنعت سے ہے یا پھر اس میں بم بنانے کا نسخہ درج ہے۔	2 **کل نمبر**=10

	درج ذیل میں سے کسی ایک سوال کا جواب سو (100) الفاظ میں لکھیے۔ 1 x 5 = 5 (i) مکتوب نگاری کی خصوصیات بیان کیجیے۔ دو اہم مکتوب نگاروں کے نام لکھیے۔ **جواب:** **مکتوب نگاری کی خصوصیات:** مکتوب نگاری شخصی اظہار کی ایک شکل ہے۔ مکتوب نگار کا مخاطب کوئی ایک شخص ہوتا ہے جب کہ ادب کی دوسری اصناف میں ایک ساتھ کئی لوگ مخاطب ہوتے ہیں۔ اس میں القاب وآداب کا خاص خیال رکھا جاتا ہے۔ یہ مراسلے کا فن ہے۔ مکتوب نگاری میں ہم نہ صرف مکتوب نگار کے حالات سے واقف ہوتے ہیں بلکہ اس زمانے کے سیاسی وسماجی حالات سے بھی واقفیت حاصل ہوتی ہے۔ مثال کے طور پر غالب کے خطوط 1857 کے واقعات پر تاریخی دستاویز کی حیثیت رکھتے ہیں۔ اچھے خطوط ادب پاروں کے طور پر پڑھے جاتے ہیں۔ غالب کے خطوط اردو نثر نگاری کی روایت میں ایک سنگ میل کی حیثیت رکھتے ہیں۔	2
3		
	مکتوب نگاروں کے نام: 1- اسد اللہ خاں غالب	
2	2- رشید احمد صدیقی	
کل نمبر=5	(نوٹ: بچے دوسرے مکتوب نگاروں کے نام بھی لکھ سکتے ہیں۔)	
	(ii) آپ بیتی کی تعریف بیان کیجیے۔ اردو کی دو مشہور آپ بیتیوں کے نام بتائیے۔ **جواب:** **آپ بیتی کی تعریف:** آپ بیتی یا خود نوشت کا مطلب ہوتا ہے اپنی زندگی کا حال بیان کرنا۔ اس بیان کے دائرے میں پوری زندگی بھی آسکتی ہے اور زندگی کا کوئی خاص دور یا واقعہ بھی۔ ایک اچھی آپ بیتی میں لکھنے والے خود اپنے منہ میاں مٹھو نہیں بنتا بلکہ اسے ہمیشہ بہت ضبط واحتیاط سے کام لینا پڑتا ہے اس میں دوسروں کے بیان میں بھی سچائی اور دیانت داری کا خیال رکھنا ضروری ہے۔	
3		

	دو مشہور آپ بیتیوں کے نام : 1- آشفتہ بیانی میری 2- یادوں کی برات (نوٹ: بچے دوسری آپ بیتیوں کے نام بھی لکھ سکتے ہیں۔)	2 کل نمبر=5
3	درج ذیل میں سے صرف دو سوالوں کے مختصر جواب دیجیے۔ $2 \times 2\frac{1}{2} = 5$ (i) خوجی اور آزاد کے کرداروں میں موازنہ کیجیے۔ **جواب: خوجی اور آزاد دونوں ہی فسانۂ آزاد کے کردار ہیں۔ یہ دونوں کردار ایک ہی سکّے کے دو پہلو ہیں اور لکھنؤ کی زوال آمادہ تہذیب و معاشرت کو مکمل کرتے ہیں۔ جہاں ایک طرف آزاد ایک ہیرو کے روپ میں ابھرتا ہے وہیں خوجی کا کردار ایک مسخرے کا ہے۔ جہاں آزاد عالم فاضل، باسلیقہ، بہادر ہے۔ وہیں خوجی لاأبالی، نفسی کجروی کا شکار، مغرور، لاپرواہ، غصہ ور ہونے کے ساتھ ساتھ ڈرپوک بھی ہے۔ ظرافت اور بذلہ سنجی دونوں کے یہاں ہے لیکن سطح کا فرق ہے۔** (ii) بلونت سنگھ کے افسانے 'لمحے' کا مرکزی خیال کیا ہے؟ **جواب: بلونت سنگھ کا افسانہ ''لمحے'' ایک دکھ بھرے احساس پر مبنی ہے۔ جہاں عورت کی گہری اداسی اور اماکانت کی شدید شرمندگی کے ذریعے بلونت سنگھ یہ بتانا چاہتے ہیں کہ ایک دوسرے کے دکھوں میں شرکت ہی حقیقی انسانیت ہے۔** (iii) ''پودے'' کس کانفرنس کی روداد ہے؟ اس کے ذریعے کرشن چندر نے کیا بتایا ہے؟ **جواب: 'پودے' انجمن ترقی پسند مصنفین کی حیدرآباد کانفرنس کی روداد ہے۔ اس روداد میں کرشن چندر نے یہ بتایا ہے کہ اس انجمن نے کس طرح ہمارے ادب میں انسان دوستی اور حقیقت پسندی کی ایک نئی روایت کا پودا لگایا۔**	 $2\frac{1}{2}$ $2\frac{1}{2}$ $2\frac{1}{2}$

<table>
<tr>
<td>2½
کل نمبر=5</td>
<td>(iv) رام لعل نے کس ملک کا سفر کیا اور کیوں؟
جواب: رام لعل نے پاکستان کا سفر کیا تھا۔ ملک کی تقسیم کے بعد مصنف کو اپنا وطن پاکستان چھوڑ کر ہندوستان آنا پڑا۔ اب وہ اپنے قلم کے رشتہ داروں سے ملنے پاکستان جا رہے تھے اور اپنے ماضی کی یادوں کو تازہ کر رہے تھے۔</td>
<td></td>
</tr>
<tr>
<td>

1
1

1
1</td>
<td>درج ذیل درسی شعری اقتباسات میں سے کسی ایک کو غور سے پڑھیے اور اس سے متعلق پوچھے گئے سوالات کے جواب دیجیے: 5 x 2 = 10
جب لگیں زخم تو قاتل کو دعا دی جائے
ہے یہی رسم تو یہ رسم اٹھا دی جائے
دل کا وہ حال ہوا ہے غمِ دوراں کے تلے
جیسے اک لاش چٹانوں میں دبا دی جائے
ہم نے انسانوں کے دکھ درد کا حل ڈھونڈ لیا
کیا برا ہے جو یہ افواہ اڑا دی جائے
ہم کو گزری ہوئی صدیاں تو نہ پہچانیں گی
آنے والے کسی لمحے کو صدا دی جائے
(i) درج بالا شعری حصہ ادب کی کس صنف سے تعلق رکھتا ہے؟ اس کے شاعر کا نام کیا ہے؟
جواب: درج بالا شعری حصہ ”غزل“ سے تعلق رکھتا ہے۔
اس کے شاعر کا نام ’جاں نثار اختر‘ ہے۔
(ii) پہلے شعر کی ردیف اور قافیہ کیا ہے؟
جواب: ردیف: دی جائے
قافیہ: دعا۔اٹھا</td>
<td>4</td>
</tr>
</table>

	(iii) دوسرے شعر میں دل کا کیا حال بیان کیا گیا ہے؟	
2	**جواب: دوسرے شعر میں دل کا حال چٹانوں میں دبی ہوئی لاش جیسا بتایا گیا ہے۔ یعنی زمانے سے ملنے والے غموں نے دل کی حالت شکستہ اور چکنا چور کر دی ہے۔**	
	(iv) تیسرے شعر میں شاعر افواہ کیوں اڑانا چاہتا ہے؟	
2	**جواب: تمام انسانوں کے دکھ درد کا حل ممکن نہیں۔ یہ صرف افواہ ہی ہو سکتی ہے۔ شاعر دنیا میں بڑھتے ہوئے مکر و فریب کی طرف اشارہ کرنے کی خاطر یہ افواہ اڑانا چاہتا ہے۔ دوسری طرف انسانوں کو چند لمحوں کی خوشی دینا بھی شاعر کا مقصد ہے۔**	
	(v) لفظ صدا کے کیا معنی ہیں؟	
2	**جواب: ندا / آواز / پکار**	
	یا غرض کیا کیا کہوں ایک روز کا یہ ذکر ہے صاحب کہ اس میداں میں پھرتے صبح دم اس کو نہیں دیکھا ہوا پھر دوسرا دن اور نظر سے وہ رہا غائب خیاباں میں اسے پایا نہ دریا پر کہیں دیکھا پھر اس کے تیسرے دن دیکھتا کیا ہوں جنازے کو لیے آتے ہیں سب پڑھتے ہوئے کلمہ شہادت کا "تمہیں پڑھنا تو آتا ہوگا!" آؤ پاس سے دیکھو یہ اس کی قبر ہے اور یہ کتابہ سنگ تربت کا	
	(i) درج بالا اقتباس کس نظم سے لیا گیا ہے اور اس کے شاعر کا نام کیا ہے؟	
1	**جواب: درج بالا اقتباس نظم 'گورِ غریباں' سے لیا گیا ہے۔**	
1	**اس کے شاعر کا نام نظم طباطبائی ہے۔**	
	(ii) اقتباس کے مطابق کسی شخص کو کہاں کہاں تلاش کیا گیا؟	

2 2 2 1 1 کل نمبر=10	جواب: اقتباس کے مطابق کسی شخص کو میدان، خیابان میں اور دریا پر تلاش کیا گیا۔ (iii) تیسرے دن کیا دکھائی دیا؟ سب کلمہ شہادت کیوں پڑھ رہے تھے؟ جواب: تیسرے دن اس شخص کا جنازہ دکھائی دیا۔ جنازے میں شامل لوگ عموماً کلمۂ شہادت پڑھتے ہیں۔ (iv) سنگ تربت کسے کہتے ہیں؟ جواب: "سنگ تربت" وہ پتھر جو قبر کے سرہانے لگایا جاتا ہے اور جس پر مرنے والے کا نام، تاریخ وفات وغیرہ لکھی ہوتی ہے۔ (v) درج ذیل الفاظ کے معنی بتائیے؟ 'کتابہ' 'صبح دم' جواب: کتابہ : وہ عبارت جو قبر کی تختی یا پتھر پر لکھی ہو صبح دم : صبح سویرے / نور کے تڑکے	
5	درج ذیل میں سے کسی ایک سوال کا جواب سو (100) الفاظ میں لکھیے۔ 1 x 5 = 5 (i) ناصر کاظمی کی غزل گوئی کی خصوصیات بیان کیجیے۔ جواب: ناصر کاظمی کی غزل گوئی کی خصوصیات: جدید دور کے شاعر ناصر کاظمی نے تیرہ برس کی عمر میں شاعری کی دنیا میں قدم رکھا اور اپنے لیے ایک خاص مقام حاصل کیا۔ ان کی غزلوں میں رومانونیت کے ساتھ اپنے دور کے مسائل سے جڑاؤ بھی ہے۔ ان کے یہاں غم کو لے کر غصہ اور شکایت نہیں ہے اس لیے غزلوں میں دکھ کی ہلکی سلگتی ہوئی آنچ نظر آتی ہے۔ میر کی طرح دبی دبی سی کیفیت ہے۔ اس کے علاوہ چھوٹی بحر میں خوبصورت انداز سے غزل کہنا، انوکھے استعاروں کا استعمال، زبان و بیان کی سادگی کے باوجود کلام میں معنویت کی گہرائی وغیرہ وہ خصوصیات ہیں جو ناصر کاظمی کو دوسرے شاعروں سے ممتاز کرتی ہیں۔	5

	(ii)	نظم 'ارتقا' کے شاعر کا نام کیا ہے ؟اس نظم کے ذریعے کیا پیغام دیا گیا ہے ؟ **جواب: نظم 'ارتقا' کے شاعر کا نام 'جمیل مظہری' ہے۔** **نظم ارتقا کا پیغام: جمیل مظہری نے اپنی اس نظم میں انسانی ارتقا پر روشنی ڈالی ہے۔ نظم کے مطابق خدائے پاک نے انسان کے اختیار میں بہت سی چیزیں دی ہیں جن کے ذریعے انسان نے خوب سے خوب تر کا سفر طے کیا ہے۔اور اپنی کامیابی کی نئی منازل طے کی ہیں۔ غور کرنے کی بات یہ ہے کہ ارتقا کے اس سفر میں انسان کی راہ میں بہت سی دشواریاں آئیں، تلخ، تجربات کا بھی سامنا کرنا پڑا لیکن انسان نے کبھی ہمت اور حوصلہ ہاتھ سے جانے نہیں دیا۔** **ترقی کے اس سفر میں کبھی کامیابی ملی تو کبھی ناکامی کا بھی منہ دیکھنا پڑا لیکن اس کے جذبہ شوق میں کمی نہیں آئی اور وہ برابر آگے بڑھتا رہا۔** **نظم کا یہی پیغام ہے کہ کامیابی کی منزلیں ہمارا انتظار کر رہی ہیں بشر طیکہ ہم ہمت اور حوصلہ کا دامن نہ چھوڑیں۔**	5 کل نمبر=5
6		درج ذیل میں سے صرف دو سوالوں کے مختصر جواب دیجیے۔ $2 \times 2\frac{1}{2} = 5$	
	(i)	اردو شاعری میں خود کلامی کسے کہتے ہیں ؟ **جواب: اردو شاعری میں خود کلامی سے شاعر کا اپنے آپ سے باتیں کرنا مراد لیا جاتا ہے۔ یعنی جب کسی شعر کا مخاطب خود شاعر ہو تو اسے ہی 'خود کلامی' کہا جاتا ہے۔**	2½
	(ii)	دبستان لکھنو کے تین شعرا کے نام لکھیے۔ **جواب: دبستانِ لکھنؤ کے تین شعرا کے نام درج ذیل ہیں:** **حیدر علی آتش، امام بخش ناسخ،انشاءاللہ خاں انشاء** **(نوٹ: طالبِ علم ان میں سے یا ان کے علاوہ کوئی تین شعرا کے نام لکھ سکتا ہے جن کا تعلق دبستانِ لکھنؤ سے ہو)**	2½

    2½ 2½ **کل نمبر=5**	(iii) نظم 'روح ارضی آدم کا استقبال کرتی ہے' کی روشنی میں تعمیر خودی کا مطلب بتائیے۔ **جواب: نظم 'روحِ ارضی آدم کا استقبال کرتی ہے' کی روشنی میں 'تعمیرِ خودی' سے انسان کا اپنی صلاحیتوں کو پہچاننا اور انھیں پروان چڑھانا، اپنی فکر اور سوچ کی تعمیر کرتے ہوئے اپنی شخصیت کو بلند کرنا مراد ہے۔** (iv) نظم 'ارتقا' کے اس مصرعے کا مفہوم بیان کیجیے، ''خود اپنی زندگی کا معمار بن رہا ہوں''۔ **جواب: نظم 'ارتقا' کے مصرعے ''خود اپنی زندگی کا معمار بن رہا ہوں'' کا مفہوم یہ ہے کہ انسان اپنے عمل اور مسلسل جدوجہد ہی کے ذریعہ اپنی زندگی کی تعمیر کرتا ہے یعنی ترقی کے سلسلے کو آگے بڑھاتا ہے۔**	
	درج ذیل میں سے کسی ایک سوال کا جواب تفصیل سے لکھیے۔ 1 x 4 = 4 (i) روسی مصنف چے خف پر ایک نوٹ لکھیے۔ **جواب:** **روسی مصنف چے خف پر نوٹ:** **1860ء میں پیدا ہوئے چے خف کا تعلق جنوبی روس کے ایک تاتاری خاندان سے تھا۔ اسکول کی تعلیم پوری کرنے کے بعد 1879 میں چے خف ماسکو چلے گئے۔ یہاں انھیں ایک میڈیکل کالج میں داخلہ مل گیا۔** **خاندان کی مالی دشواریوں کو دور کرنے کے لیے چے خف نے افسانہ نویسی کی مشق شروع کر دی۔ شہر کے معمولی اخباروں اور رسالوں میں ان کے مزاحیہ افسانے شائع ہونے لگے۔ اس سے چے خف کو کسی قدر معقول آمدنی بھی ہونے لگی۔ اس لیے تعلیم مکمل کرنے کے بعد انھوں نے ڈاکٹری کے بجائے افسانہ نویسی کو ہی اپنا ذریعۂ معاش بنا لیا۔**	7

	چے خف افسانہ نویسی میں ایک نئے اور نرالے طرز کے موجد مانے جاتے ہیں عام طور سے ان کا ملنا جلنا متوسط طبقے کے تعلیم یافتہ لوگوں سے تھا۔ ان کے افسانوں میں زیادہ تر انھیں کی زندگی کے نقشے کھینچے گئے ہیں۔ کہانی کو معنی خیز بنانے کے لیے وہ غیر معمولی حادثوں کا سہارا نہیں ڈھونڈتے۔ ان کے افسانے سیدھی سادی حقیقت کی بدولت لطیف اور دلکش ہو جاتے ہیں۔ چے خف کو جوانی میں ہی دق کی بیماری لاحق ہو گئی تھی۔ جس کے سبب 1904 میں ان کی وفات ہو گئی۔ (ii) کہانی 'جلتی جھاڑی' کا خلاصہ لکھیے۔ **جواب:** **کہانی 'جلتی جھاڑی' کا خلاصہ:** مصنف نرمل ورما نے سیر و سیاحت کے دوران مسافر کی ذہنی کیفیات کا ذکر کیا ہے۔ ایک مسافر نے اپنے حالات بیان کیے ہیں۔ وہ ایک مرتبہ دوسرے شہر میں گیا ہوٹل میں ٹھہرا۔ ایک دن وہ گھومنے کی غرض سے باہر گیا آگے جاتے جاتے اس نے دیکھا کہ کچھ بچے ایک جگہ جمع ہیں اور اوپر کچھ دھواں نکل رہا تھا۔ یہ مسافر ان کے پاس پہنچا اس نے دیکھا کہ بچے سوکھے، مرجھائے ہوئے پتّے جلا رہے تھے۔ ایک جگہ اس نے دیکھا کہ ندی کے کنارے ایک بوڑھا بیٹھا ہے۔ وہ ندی میں جال ڈالتا ہے۔ اس میں کانٹا ڈالا جس میں مچھلیوں کے لیے چارہ تھا۔ مچھلی آئی اور چارہ کھا کر چلی گئی۔ بوڑھا ٹکٹکی باندھ کر صرف دیکھے جا رہا تھا۔ کچھ لوگ بچے وغیرہ بھی ادھر متواتر دیکھ رہے تھے۔ تھوڑی دیر بعد بوڑھا وہاں سے اٹھ کر چلا گیا اب مسافر تنہا رہ گیا۔ اور اس نے سوچا کہ میں نے یہاں آکر غلطی کی ہے۔ بچوں نے جو پتّے اکھٹے کیے تھے وہ سب جلائے اور ندی کے پانی میں ڈال دیے۔ اب وہ تینوں ایک ٹک دیکھے جا رہے تھے۔ پھر بڑا لڑکا مسافر سے مخاطب ہوتے ہوئے اس کی خیریت پوچھتا ہے، اسے محسوس ہوا جیسا کہ لڑکے کی آنکھوں میں نفرت ہے وہ مسافر کو شکاری سمجھ کر پوچھتا	4

4 کل نمبر=4	ہے کہ تم آج بھی کوئی مچھلی نہیں پکڑ پائے۔ مسافر نے اسے بتایا کہ میں شکاری نہیں ہوں۔ شکاری تو کب کا چلا گیا۔ وہ لڑکے واپس چلے گئے اور مسافر بھی چلا گیا۔ رات ہونے جا رہی تھی، پانی پر روشنی پڑ رہی تھی کہ اچانک جھاڑی میں سرسراہٹ کی آواز ہوئی۔ ایک لڑکی اور ایک لڑکا اس جھاڑی سے نکلا۔ لڑکی کا اسکرٹ جھاڑی میں پھنس گیا تھا۔ ان لوگوں کو مسافر پہچان نہیں پایا اور وہ سب واپس چلے گئے۔	
  3 3	درج ذیل میں سے صرف دو سوالوں کے مختصر جواب دیجیے۔ 2 x 3 = 6 (i) اچانک چھینک آنے پر چیرویاکوف نے کیا کیا؟ جواب: اچانک چھینک آنے پر چیرویاکوف کو ذرا بھی گھبراہٹ نہ ہوئی، اس نے جیب سے رومال نکالا اور ناک پونچھی۔ اور ایک صاحب اخلاق کی طرح اپنے چاروں طرف مڑ کر دیکھا کہ میری چھینک کسی کے لیے خلل انداز تو نہیں ہوئی۔ (ii) افسانہ 'جنم دن کے واقعات' میں سے کس واقعے نے آپ کو متاثر کیا؟ جواب: 'افسانہ جنم دن' میں جب ملازم کے لڑکے کو یہ معلوم ہوتا ہے کہ مصنف صبح سے بھوکا ہے۔ تو وہ تڑپ اٹھتا ہے اور اپنے گھر جانے کے لیے جمع کیے ہوئے دو آنے اسے قرض دینے کی پیش کش کرتا ہے یہ اس سادہ لوح بچے کا یہ بے مثال ایثار ہمیں بری طرح جھنجھوڑ دیتا ہے۔ اسی لیے اس افسانے میں یہ واقعہ سب سے زیادہ متاثر کرتا ہے۔ (نوٹ: طالبِ علم اس افسانے کے کسی اور واقعے کا تاثر بھی لکھ سکتا ہے۔ مناسب جواب پر نمبر دیے جائیں۔) (iii) جلتی جھاڑی میں سیر و سیاحت کے دوران مسافر کی کن کیفیات کا ذکر کیا گیا ہے؟ جواب: نرمل ورما نے سیاحت کے دوران مسافر کی کیفیات کو یوں بیان کیا ہے کہ وہ ایک انجان شہر میں تنہائی کا مارا ہوا ہے۔ وہ جب مچھوارے کے برابر میں بیٹھتا ہے تو اسے	8

	بے چینی کا احساس ہونے لگتا ہے کیوں کہ مچھوارا اس کی جانب متوجہ نہیں ہے۔ بہتے پانی کو دیکھ کر اسے اس کے ساتھ اپنے وجود کا کچھ حصہ بہتا ہوا محسوس ہونے لگتا ہے۔ یا جب وہ کھڑکی پر کھڑے لوگوں کو دیکھتا ہے تو اسے احساس ہوتا ہے جیسے اس نے یہاں آکر غلطی کی ہے۔ اسے بھی ان کی طرح پل کے پار سیدھے چلے جانا چاہیے تھا۔ غرض اسے اپنے اکیلے پن سے خوف محسوس ہوتا ہے۔		3
(iv)	اپنے جنم دن کے موقع پر صبح سات بجے افسانہ نگار نے خود سے کیا کہا؟ **جواب:** اپنے جنم دن کے موقع پر صبح سات بجے افسانہ نگار نے خود سے کہا کہ کم سے کم اس روز اسے کسی غلط کام سے بچنا چاہیے۔ اس دن اسے کسی سے قرض نہیں لینا چاہیے۔ کوئی غلط بات اس دن نہیں ہونی چاہیے۔ اس دن اُسے اپنے ان سینکڑوں رنگ بدلتے چہروں سے بالکل مختلف ہونا چاہیے جو ماضی کے سفید و سیاہ شب و روز میں نظر آرہے ہیں۔		3 کل نمبر=6
9	**حصہ-ب: (30 نمبر)** درج ذیل میں سے تین سوالوں کے جواب تفصیل سے لکھیے۔ 3 x 5 = 15 (i) اردو زبان کے آغاز سے متعلق کوئی دو مشہور نظریات بتایئے۔ **جواب:** اردو زبان کے آغاز سے متعلق دو مشہور نظریات: (a) اردو برج بھاشا سے نکلی ہے:۔ یہ نظریہ محمد حسین آزاد کا ہے۔ اردو زبان کے آغاز سے متعلق یہ سب سے پہلا نظریہ ہے۔		2½

(b) اردو سندھ سے نکلی ہے:۔ یہ نظریہ سید سلیمان ندوی نے پیش کیا ہے اور ان کا ماننا ہے کہ مسلمان فاتحین کے سندھ میں قیام اور مقامی لوگوں کے اختلاط کے سبب اردو زبان کی ابتدائی شکل قائم ہوئی۔

(نوٹ: طالبِ علم دیگر معروف نظریات بھی لکھ سکتا ہے۔ مناسب جواب پر نمبر دیے جائیں۔)

2½

(ii) فورٹ ولیم کالج کے تحت ترجمہ کی گئی داستان 'باغ و بہار' پر ایک نوٹ لکھیے۔

جواب: فورٹ ولیم کالج کا قیام 1800 میں کولکاتا میں ہوا۔ اس کالج کے قیام نے اردو نثر کی ترقی میں بہت نمایاں حصہ لیا۔ اس کے تحت بہت سی تصنیفات و تالیفات اور تراجم وجود میں آئے۔ اسی کالج کے تحت میر امن کے ذریعے ترجمہ کی گئی داستان "باغ و بہار" بھی وجود میں آئی۔

باغ و بہار فورٹ ولیم کالج کی داستانوں میں سے مشہور داستان ہے جو قصہ چہار درویش کا ترجمہ ہے۔ یہ دلی کی ٹکسالی زبان میں ہے۔ اس کا اسلوب سادہ سلیس اور رواں ہے۔ قافیہ بندی اور کہاوتوں کے استعمال نے اس کی زبان کو مزید پُر لطف بنا دیا ہے۔ اس میں اُس زمانے کی تہذیب و معاشرت کی عکّاسی بھی کی گئی ہے۔ اور یہ ترجمہ سے زیادہ تصنیف کے قریب ہے۔

5

(iii) دبستان دہلی کی خصوصیات پر روشنی ڈالیے۔

جواب: دبستان دہلی کی خصوصیات:

- آمد:۔ دبستانِ دہلی کی شاعری سے معلوم ہوتا ہے کہ خیالات الفاظ کے قالب میں فطری طور سے ڈھل کر آرہے ہوں۔
- عشق کا اعلیٰ وارفع تصور:۔ دلی کی شاعری میں عشقِ حقیقی کو ایک خاص اہمیت حاصل ہے۔
- داخلیت:۔ وارداتِ قلبی اور حقیقی جذبات کے بیان پر زور ہے۔

5 5 5 کل نمبر=15	• سوز و گداز:۔ماحول کی مناسبت سے دلی کی شاعری میں تصوف اور سوز و گداز کا رنگ حاوی تھا۔ • سادگی اور سلاست (iv) سر سید تحریک کا اردو زبان پر کیا اثر پڑا؟ جواب: سر سید تحریک کے اردو زبان پر اثرات: • سائنٹفک سوسائٹی کے ذریعے مغربی علوم کی کتابوں کا اردو میں ترجمہ • اردو میں سادہ اور بے تکلف علمی نثر کا رواج • مختلف اصناف کا فروغ:۔ تنقید نگاری، ناول نگاری، جدید شعری رجحانات، انشائیہ نگاری، مضامین اور سوانح نگاری وغیرہ۔ • فلسفہ،تاریخ،سائنس اور مذہبی موضوعات کے خزانے میں اضافہ (v) ترقی پسند تحریک کا مقصد کیا تھا؟ جواب: ترقی پسند تحریک کے مقاصد: • ادب کو سماج سے جوڑنا • سماج کے کمزور اور پچھڑے طبقات کی حمایت • ہندوستان کی جنگ آزادی میں ادیبوں کی قلم کے ذریعے شرکت • سامراج اور سرمایہ داری کے خلاف آواز اٹھانا • سماجی اور اقتصادی مساوات	
	درج ذیل میں سے دو سوالوں کے جواب لکھیے۔ $2 \times 5 = 10$ (i) اقبال کی شاعری کی خصوصیات بیان کیجیے۔	10

	جواب: اقبال کی شاعری کی خصوصیات محمد اقبال اردو کے وہ منفرد شاعر ہیں۔ جن کے یہاں شاعری اور فکر گھل مل کر ایک ہوگئے ہیں۔کلام اقبال کی بنیاد عشق،خودی اور عمل پر قائم ہے۔ اردو کے فلسفی شاعری ہیں۔ان کا مشرقی اور مغربی فکر کا مطالعہ بہت وسیع تھا۔وہ قدیم وجدید علوم پر گہری نظر رکھتے تھے۔ انھوں نے بیسویں صدی کے ذہنی معاشرتی اور اخلاقی مسائل کا جائزہ انتہائی بالغ نظری کے ساتھ لیا ہے۔اقبال کی فکر کے بہت سے پہلو آج کی تہذیب کو سمجھنے میں معاون ہوتے ہیں۔ خودی، عمل، عشق، زماں و مکاں، اور انسانی جبر و اختیار کے موضوع پر اقبال کے اشعار ہماری اجتماعی فکر کا حصہ بن چکے ہیں۔ وہ جتنے بڑے مفکر تھے اتنے ہی بڑے فنکار بھی تھے۔ان کی اردو شاعری کے مجموعے بانگ درا، بال جبریل، ضرب کلیم اور ارمغان حجاز ہیں۔ اقبال انسان کی عظمت کے قائل ہیں اور انسان کو آسمان کی بلندیوں پر پرواز کرتا ہوا دیکھنا چاہتے ہیں۔ انھوں نے ہماری قومی زندگی کو ذہنی وفکری اعتبار سے انتہائی بلندیوں سے ہم کنار کیا ہے۔ انھوں نے اہل مشرق کے سوتے ہوئے ذہن کو جگانے اور انھیں زندہ قوم بنانے کے فرائض انجام دیے۔ حب الوطنی کے جذبے کو فروغ دیا۔بچوں کے لیے سبق آموز اخلاقی نظمیں بھی اقبال کی منفرد شناخت ہیں۔ (ii) خواجہ حسن نظامی کی انشائیہ نگاری کا جائزہ لیجیے۔ جواب: خواجہ حسن نظامی کی انشائیہ نگاری کا جائزہ: خواجہ حسن نظامی دہلی میں پیدا ہوئے۔ بچپن ہی سے انھیں کتابوں کے مطالعے اور مضمون نویسی کا شوق تھا۔پہلے اخبارات میں چھوٹے چھوٹے مضامین لکھے، بعد میں کتابیں لکھیں ان میں انشائیے، سفر نامے، روزنامچے، قلمی چہرے اور نوحے سبھی شامل ہیں۔	5

Strictly Confidential

خواجہ حسن نظامی ایک خاص طرزِ تحریر کے مالک تھے۔ ان کے انشائیوں میں ادبیت، علمیت اور روحانیت کی آمیزش نظر آتی ہے۔ ان کا دلکش اسلوب معمولی واقعات اور روزمرہ کی چیزوں کو بھی غیر معمولی بنادیتا ہے۔ بے تکلفی، سادگی اور لطیف طنز ان کے انشائیوں کی نمایاں خصوصیات ہیں جن میں دہلی کا روزمرہ اور محاورہ مزید لطف پیدا کردیتا ہے۔ وہ اپنے انشائیوں میں منظر کشی دلکش انداز میں کرتے ہیں۔ چھوٹے چھوٹے جملوں میں بڑی بڑی باتیں کہہ جاتے ہیں۔

(iii) سید احتشام حسین کے بارے میں معلومات فراہم کیجیے۔

جواب: سید احتشام حسین: 5

سید احتشام حسین اعظم گڑھ کے ایک گاؤں ماہل میں پیدا ہوئے۔ تعلیم اعظم گڑھ اور الہ آباد میں حاصل کی۔ 1932ء کے آس پاس ان کی ادبی سرگرمیوں کا سلسلہ شروع ہوا۔ ابتدا میں افسانہ نگاری اور ڈرامہ نویسی کے ساتھ ساتھ نظمیں اور غزلیں بھی لکھتے رہے۔ بعد میں تنقید پر توجہ دی۔ 1936ء میں الہ آباد یونیورسٹی سے ایم اے کیا۔ 1938 میں لکھنؤ یونیورسٹی کے شعبۂ اردو میں استاد مقرر ہوئے۔ 1952 میں راک فیلر فاؤنڈیشن کی مدد سے امریکہ اور انگلستان کا سفر کیا۔ 1961 میں الہ آباد یونیورسٹی میں اردو کے پروفیسر مقرر ہوئے۔ انتقال الہ آباد میں ہوا۔

احتشام حسین کا اصل میدان تنقید ہے۔ وہ ترقی پسند تحریک سے شروع سے وابستہ رہے۔ اشتراکیت میں یقین رکھتے تھے۔ لہٰذا اپنی تنقیدی تحریروں میں انھوں نے اسی نظریے کی روشنی میں زندگی اور ادب کے مسائل کو سمجھنے اور سمجھانے کی کوشش کی ہے۔ ان کے تنقیدی مضامین کے متعدد مجموعے شائع ہوئے ہیں۔ تنقیدی جائزے، روایت اور بغاوت، ادب اور سماج، تنقیدی اور عملی تنقید، افکار و مسائل اور اعتبارِ نظر ان کے مشہور مجموعے ہیں۔ 5

کل نمبر=10

11	درج ذیل سوالات کے متبادل جوابات میں سے درست جواب کی نشان دہی کیجیے۔ 5x1=5 (i) افسانہ 'فوٹو گرافر' کس نے لکھا؟ (الف) اقبال (ب) غالب (ج) قرۃالعین حیدر (د) اقبال مجید **جواب: (ج) قرۃالعین حیدر**	1
	(ii) اپنی زندگی کے بارے میں کس ادبی صنف کے تحت لکھا جاتا ہے؟ (الف) سفر نامہ (ب) افسانہ (ج) خاکہ (د) خودنوشت **جواب: (د) خودنوشت**	1
	(iii) "روشنائی" میں سجاد ظہیر کی ملاقات کس شاعر سے ہوئی ہے؟ (الف) اقبال (ب) حالی (ج) ن۔م۔راشد (د) غالب **جواب: (الف) اقبال**	1
	(iv) منشی ہر گوپال تفتہ کو کس نے خط لکھا؟ (الف) خواجہ حسن نظامی (ب) ناصر کاظمی (ج) غالب (د) اقبال **جواب: (ج) غالب**	1
	(v) جذبی کا پورا نام کیا ہے؟ (الف) معین احسن (ب) معین حسن (ج) معین احسان (د) معین حسان **جواب: (الف) معین احسن**	1 **کل نمبر=5**